

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون. (البقرة: 184)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: اتاكم رمضان، شهر مبارك، فرض الله عز و جل عليكم صيامه، تفتح فيه ابواب السمائي، وتُغلق فيه ابواب الجحيم، وتُغلق فيه مردة الشياطين- فيه ليلة خیر من الف شهر، من حُرِمَ خیرَهَا فقد حُرِمَ۔
(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 11 مسند ابی ہریرۃ)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری روز آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

”اے لوگو! ایک عظیم مہینہ آگیا ہے۔ ایک ایسا مہینہ جو بہت مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ کو فرض اور اس کی راتوں کے قیام کو طوعی نیکی قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں جس نے عام نیکی کے ذریعہ قرب پانے کی کوشش کی تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جو دوسرے مہینوں میں کوئی فرض ادا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے گا تو اس کا اجر عام دنوں کی ستر نیکیوں کے برابر ہو گا۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی اور دلداری کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت اور اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی

روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے اور اسے روزہ دار کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ روزہ دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کا حق ادا کر سکے۔ آپ نے فرمایا یہ اجر تو اس شخص کو بھی ملتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ پر یا ایک کھجور یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلواتا ہے۔ البتہ جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ وہ جنت میں جانے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

آپ نے پھر فرمایا:-

”یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت ہے۔ درمیان میں مغفرت ہے۔ آخر میں آگ سے نجات ہے۔ جو شخص اس ماہ میں غلام یا مزدور کے روزہ ہونے کے باعث اس کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا اور اسے عذاب سے مخلصی بخشے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثانی صفحہ 173-174)

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ قال: ان الجنة لتزين من الحول الى الحول لشهر رمضان فاذا دخل رمضان قالت الجنة اللهم اجعل لي في هذا الشهر ازواجا۔

(بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے استقبال کے لئے یقیناً سارا سال جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ یا اللہ! اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لئے خاص کر دے۔“

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال: اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین۔

(بخاری کتاب الصوم باب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی دروازہ مطلقاً نہیں کھولا جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے! تُو فوری طور پر بدی سے رُک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور ایسا ماہ رمضان کی ہر رات میں ہے۔

اس طرح کی احادیث کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:-

”اس حدیث سے یہ مراد نہیں کہ رمضان کے مہینے میں دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو دوزخی کام کرے اور ہر وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گذر رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے۔“

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر مومن بھی ہو یعنی ظاہری طور پر ایمان لاتا ہو لیکن رمضان کا مہینہ دیکھنے کے بعد اس کے تقاضوں کے خلاف بات کرے اور عمدًا ایسی باتوں کا ارتکاب کرے جو رمضان کے منافی ہیں بلکہ عام دنوں کے بھی منافی ہیں تو ایسے شخص پر تو جہنم کے دروازے زیادہ زور سے کھولے جائیں گے۔ دراصل یہ خوشخبری ہے محض ان مومنوں کے لئے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں اور قرآن کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں... پس اس پہلو سے دروازے جب کھولے جاتے ہیں تو ان پر کھولے جاتے ہیں جو اللہ اور رسول کی اطاعت میں وقت گزارتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لئے جن پر یہ مبارک مہینہ طلوع ہوا لیکن اس کی طرف پیٹھ پھیر کر اس کے سارے تقاضوں کو جھٹلا دیا۔ اس کے سارے تقاضوں کو رد کر دیا۔ ایسے لوگوں پر تو جہنم پہلے سے زیادہ بھڑکنے کے احتمالات ہیں بجائے اس کے کہ جہنم کے دروازے بند ہوں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جنوری 1996)

ایک اور جگہ فرمایا:-

”یہ مراد نہیں ہے کہ بد لوگوں کے شیاطین بھی جکڑے جاتے ہیں ان کو تو اور بھی زیادہ گناہ ہوتا ہے رمضان میں بے حیائیاں کرنے کا۔ اس لئے مراد یہی ہے کہ وہ جو خود خدا کی رضا کی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑتے ہیں ان کے شیاطین جکڑے جاتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 256)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ بیان کرتے ہیں:-

”رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے... سو اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے۔ اور ہر لمحہ قبولیت دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر

دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 382-383)